De geloofs-inspirerende evenementen van de rechtvaardige volgers van Hazrat Masih –e- Maoud (as), de Beloofde Messias.

Elke ahmadi zou aandacht moeten besteden aan het gebed.

Het is van menselijke aard dat mensen tot iemand willen behoren en het beste manier daartoe is om tot Allah te behoren.

Hazrat Khalifatul Masih de vijfde gaf de vrijdagpreek op 07/08/2015 in Baitul Futuh te London die in vele talen op MTA werd uitgezonden. Huzur –e-anwar zei dat wanneer we verhalen over de opvolgers van Hazrat Masih-e-Maoud lezen, zien we een heel hoge niveau van rechtvaardigheid en waarheid. het verlangen om hun leven en bezit op te offeren en hun liefde voor Hazrat Masih-e-Maoud. Elke van hen had een verschillend manier en de mensen die hen kenden, konden van hun leren. Hazrat Musleh-e-Maoud (ra), die zelf een metgezel was van de Beloofde Messias (as) kende de andere metgezellen ook. Wanneer Hazrat Musleh-e-Maoud (ra) over de metgezellen van Hazrat Masih-e-Maoud sprak, maakte dit een diepe indruk op het hart. Daarna had hazoor het over de verschillende gebeurtenissen die door Hazrat Musleh-e-Maoud (ra) aan de opvolgers van de Beloofde Messias (as)werd overgegeven en de liefde die ze voor hem hadden. Onder andere het verhaal van Maulvi Burhanudin sahib toen hij bai'at deed. Huzur legde uit dat het niet waar is dat de niveau van "*Mursulin*" en "*Aulya*" hetzelfde is als een normaal persoon. Hazrat Masih-e-Maoud (ra)zei dat het bestaan van de *Ambiya* vergelijkbaar is met regen. Het is van een heel hoge niveau en een verzameling van goedheid. Dus als je denkt dat hun bestaan vergelijkbaar is met het bestaan van een normaal persoon dan is jouw gedachte onrecht. Houden van *Ambiya* en *Aulya* doet je geestelijkheid verhogen. Het is alsof een land vol met groen. Dus het is essentieel om deze openbaring te krijgen om je spiritualiteit te verfrissen. Dan vertelde Huzur -e-anwar over de finaciële opoffering van Saith Abdul Rehmaan sahib. Huzur vertelde dat sommige mensen dinsdag zogegzegd een ongelukkige dag is. Huzur zei dat Allah almachtige ons de goede eigenschappen van alle dagen uitlegt. Hierna sprak Huzur-e-anwar over de nederigheid van Hafiz Mohammad Sahib en zei dat een rechtvaardige mens ook goed moet denken over zichzelf.

Huzur-e-anwar verklaarde dat God het dragen van kleren een bron van eer vindt, maar in Europa zie je alleen maar nuditeit en de gemeenschap beschouwt het als mode. Hazrat Musleh-e-Maoud (ra) zegt dat een kunstenaar in Europa een zeer geldige argument heeft gegeven met betrekking tot nuditeit die zelfs redelijk lijkt. Op

gelijke manier zijn mannen ook begonnen om zich op vreemde manieren te kleden die hun ergste kant naar voren brengt waardoor hun waardigheid vermindert en in tegenstelling hun lelijke karakter naar voren brengt. Dit is het reden dat de gemeenschap uit elkaar valt. Onzedelijkheid blijft groeien. Huzur zegt dat wij moeten onthouden dat nuditeit niet echt een teken van schoonheid is. Allah almachtige heeft ons verboden om zich te kleden om sommige van onze slechte gewoonten te verbergen en om waardigheid te bereiken. Maar de mens distantieert zich nog meer hiervan.

Huzur-e-anwar zegt dat het van menselijke aard is dat de mens niet alleen kan wonen en altijd een band zoekt met een andere. Hazrat Masih-e-Maoud (as) zegt dat het een feit is dat als wij volledig in God geloven en Hem ook bereiken, kunnen men dan zeggen dat zij niemand anders nodig hebben. Het is van menselijke aard dat hij zich aan een andere geeft of iemand anders met zichzelf verbindt; Dus het beste manier is om zichzelf met God te verbinden en daarvoor ook proberen. Hazrat Musleh-e-Maoud (ra) gaf een voorbeeld van liefde en nabijheid tot God en zei dat een persoon die Mohammad Yaar heette een zeer diepe liefde voelde voor de Beloofde Messias (as)en zei dat wanneer hij in een bijeenkomst van Hazrat Masih-e-Maoud zou zijn en hij de Beloofde Messias zijn hand zou zien bewegen, zou hij denken dat het leek alsof Hazrat Masih-e-Maoud (as)hem tot zich aan het roepen was en hij naast hem zou gaan zitten. Huzur-e-anwar zei dat ook al verklaren wij om liefde te voelen voor God wij geen aandacht besteden aan salaat. En wij bidden salaat-ul-djumma ook niet regelmatig. Dus elke ahmadi zou er aandacht aan moeten besteden en naar salaat zoals een geliefde zou moeten toelopen. Wij moeten proberen om onze moskeën vol met aanbidders te houden. Moge Allah ons in staat stellen om volledig aandacht te besteden aan onze gebed.

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر32

منگل 11۔اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 11۔اگست 2015ء 25شوال 1436 ہجری 11 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 182

اولین فرائض

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ نے میری امت پر جو سب سے پہلی چیز فرض کی وہ پانچ نمازیں ہیں اور میری امت کے اعمال میں سے جو چیز سب سے پہلے اٹھالی جائے گی وہ بھی پانچ نمازیں ہی ہیں۔

(فردوس الاخبار جلد اول صفحہ 47حدیث نمبر 7)

رفقاء کی نیک فطرت، حق کی پہچان اور قربانی کرنے کی تڑپ، نیز حضرت مسیح موعود سے فدائیت اور اخلاص کے ایمان افروز واقعات

ہر احمدی کو نمازوں کی طرف دوڑ کر جانے اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہئے

انسانی فطرت ہے کہ وہ کسی کا ہونا چاہتا ہے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7؍اگست 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7؍اگست 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات پڑھتے ہیں تو ان کی نیک فطرت، صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ، ان کی جان، مال قربان کرنے کے لئے تڑپ اور کوشش اور ان کے حضرت مسیح موعود سے عشق ومحبت کے اپنے اپنے ذوق اور سمجھ کے مطابق معیار اور اس کا اظہار نظر آتا ہے۔ ہر ایک کا اپنا انداز تھا اور ان کو دیکھنے والوں اور ان سے قریبی تعلق رکھنے والوں نے بھی ان رفقاء کے ہر انداز اور اخلاق وکردار سے اپنے اپنے رنگ میں نصیحت حاصل کی یا بعض باتوں سے نتائج اخذ کئے۔ حضرت مصلح موعود جو خود بھی رفقاء حضرت مسیح موعود میں سے تھے اور تقریباً تمام رفقاء یا جن کے واقعات آپ بیان فرماتے ہیں ان سے آپ کا ذاتی تعلق بھی تھا۔ آپ جب رفقاء کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور ان سے نتائج اخذ کر کے نصیحت کرتے ہیں تو ان نصائح کا دل پر ایک خاص اثر بھی ہوتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ رفقاء کے حضرت مسیح موعود سے عشق، محبت اور فدائیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے، جن میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی بیعت کا واقعہ پیش فرمایا اور اس غلط تصور کا رد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین اور اولیاء کا وجود عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے اور ان کو عام انسانوں پر فضیلت نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں انبیاء کا وجود بھی ایک بارش ہوتا ہے، وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے، خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ وہ عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں، یہ ظلم ہے۔ انبیاء اور اولیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔ ان کے آنے سے زمین سرسبز وشاداب ہوتی ہے۔ پس روحانی سرسبزی کے لئے الہام کا جاری رہنا بھی ضروری ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے اخلاص اور مالی قربانی کے جذبے کا واقعہ بیان فرمایا۔ حضور انور نے منگل کے دن کو منحوس کہنے والی روایت کی وضاحت پیش فرمائی۔ اور فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں، خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کیا ہے اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے۔ علاوہ ازیں حضور انور نے حافظ محمد صاحب جو پشاور کے رہنے والے تھے، کی عاجزی کا ایک واقعہ بھی بیان فرمایا اور فرمایا کہ مومن کو اپنے آپ پر حسن ظنی کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو لباس کو زینت قرار دیا ہے لیکن یہاں یورپ میں ہمیں ننگ ہی ننگ نظر آتا ہے اور ہم معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ عریانی کو فیشن سمجھ لیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یورپ کے رہنے والے ایک ماہر فن کی جسموں کی نمائش کے حوالے سے رائے بڑی وزن دار اور بڑی معقول ہے۔ فرمایا کہ اسی طرح مرد بھی اپنے عجیب حلیے بنا لیتے ہیں اور لباس پہنتے ہیں جن سے ان کا وقار بھی ضائع ہوتا ہے اور بدصورتی بھی نمایاں ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ معاشرہ مجموعی طور پر بد اخلاقی اور گراوٹ کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے۔ فرمایا کہ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خوبصورتی کی پہچان عریانی یا ظاہری حالت نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر بعض برائیوں کو ڈھانپنے کے لئے لباس کا حکم دیا ہے تو وہ اس لئے کہ کچھ نہ کچھ انسان کی زینت بنی رہے مگر انسان اس سے دور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا، اس نے کہیں نہ کہیں اپنا تعلق جوڑنا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ پر ہمیں یقین ہو اور اگر خدا تعالیٰ ہمیں مل سکتا ہو تو پھر قطعی اور یقینی طور پر انسان کہہ سکتا ہے کہ اس کے بعد مجھے کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ یا تو وہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے یا کسی کو اپنا بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ پھر حضرت مصلح موعود نے عشق کے معیار اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی مثال بیان فرمائی۔ آپ نے ایک شخص جس کا نام محمد یار تھا جس کو حضرت مسیح موعود سے جنون کی حد تک عشق تھا، کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ مجلس میں بیٹھے اپنے محبوب کا غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب بلانے کا اشارہ سمجھتا اور حضرت مسیح موعود کے قریب آ کر بیٹھ جاتا، فرمایا ہم خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کی طرف سے واضح اعلان کے باوجود کہ نماز کی طرف اور فلاح کی طرف آؤ۔ نہ نمازوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں، نہ جمعوں پر باقاعدگی سے جاتے ہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے واضح بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے اس مجذوب یا عاشق کی طرح پھلانگ کر آگے آنا چاہئے اور نمازوں سے بیوت الذکر کو آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کے حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆..................☆..................☆